امریکی سفیر ڈیوڈ سی. ملفورڈ اور ہندوستان کے خارجہ سکریٹری شیو شنکر مینن، ۴ جولائی کو حیدر آباد ہاؤس، نئی دہلی میں معاہدے پر دستخط کے بعد مصافحہ کرتے ہوئے۔

فل برائٹ۔ نہرو اسکالرشپ معاہدہ پر دستخط

ایمبیسڈر ڈیوڈ سی. ملفورڈ اور خارجہ سکریٹری شیو شنکر مینن نے ۴ جولائی کو ایک تاریخی معاہدے پر دستخط کئے جس کا مقصد ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تعلیمی تبادلوں کو مستحکم کرنا ہے۔

اس معاہدے کے تحت ہندوستان کے ساتھ ۵۸ سال پرانے فل برائٹ تبادلہ پروگرام کا حجم دوگنا ہو گیا ہے اور ہندوستان اور امریکہ اس پروگرام میں مکمل پارٹنر ہو گئے ہیں۔ ایمبیسڈر ملفورڈ نے کہا کہ "ہم لوگوں نے مل کر اپنے اس بہت پرانے معاہدے میں نئی توانائی ڈالنے کی اہمیت کو سمجھا ہے اور اس پر عمل کیا ہے۔ آج جو کیا گیا ہے اس سے آنے والے برسوں میں ہمارے دونوں ملکوں کے نوجوانوں کو بیش بہا فائدے حاصل ہوں گے۔"

اس نئی پارٹنرشپ کی عکاسی اس سے ہوتی ہے کہ اس پروگرام کے تحت اب جو اسکالرشپ دی جائے گی اسے فل برائٹ۔ نہرو اسکالرشپ کہا جائے گا۔ نئی دہلی کے حیدر آباد ہاؤس میں اس معاہدے پر دستخط کے وقت امریکی کانگریس کے ممبران، گیری ایکرمین، رس کارناہن، شیلا جیکسن لی، ال گرین، تھیڈیوس میک کوٹر اور رینڈی ناگے باور موجود تھے۔ یہ معاہدہ عوام سے عوام کے درمیان مضبوط اور وسیع تر ہوتے ہوئے اس تعلق کی نمائندگی کرتا ہے جس سے دنیا کی سب سے پرانی اور سب سے بڑی جمہوریتوں کے درمیان ایک بندھن بنتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ معاہدہ اس کو بھی اجاگر کرتا ہے کہ دونوں ممالک تعلیمی اور علمی تبادلے کی کتنی قدر کرتے ہیں۔

اس معاہدے کا نام اس کے اسپانسر سینیٹر جے ولیم فل برائٹ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ ۱۹۴۶ میں امریکی کانگریس نے یہ پروگرام "تعلیم، ثقافت اور سائنس کے شعبوں میں طلبا و طالبات کے تبادلے کے ذریعہ بین الاقوامی خیر سگالی" کو فروغ دینے کے لئے قائم کیا تھا۔ اس وقت دنیا کے ۱۵۵ ممالک میں یہ پروگرام زیر عمل ہے۔

۲ فروری ۱۹۵۰ کو وزیر اعظم جواہر لال نہرو اور اس وقت کے ایمبیسڈر لوئے ہنڈرسن نے پہلے تبادلہ (ایکسچینج) معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ تب سے اب تک ۵۰۰۰ سے زائد ہندوستانیوں نے امریکہ کا سفر کیا ہے اور ۱۹۸۰۰ امریکی فل برائٹ اسکالر بن کر ہندوستان آئے ہیں۔

امریکی سفیر لوئے ہنڈرسن (بائیں) اور وزیر اعظم جواہر لال نہرو ۲ فروری ۱۹۵۰ کو فل برائٹ معاہدہ برائے ہند پر دستخط کرتے ہوئے، وزیر تعلیم برائے حکومت ہند، مولانا ابوالکلام آزاد (دائیں بیٹھے ہوئے) اور دیگر ہندوستانی و امریکی حکام اس موقع کے گواہ بنے۔